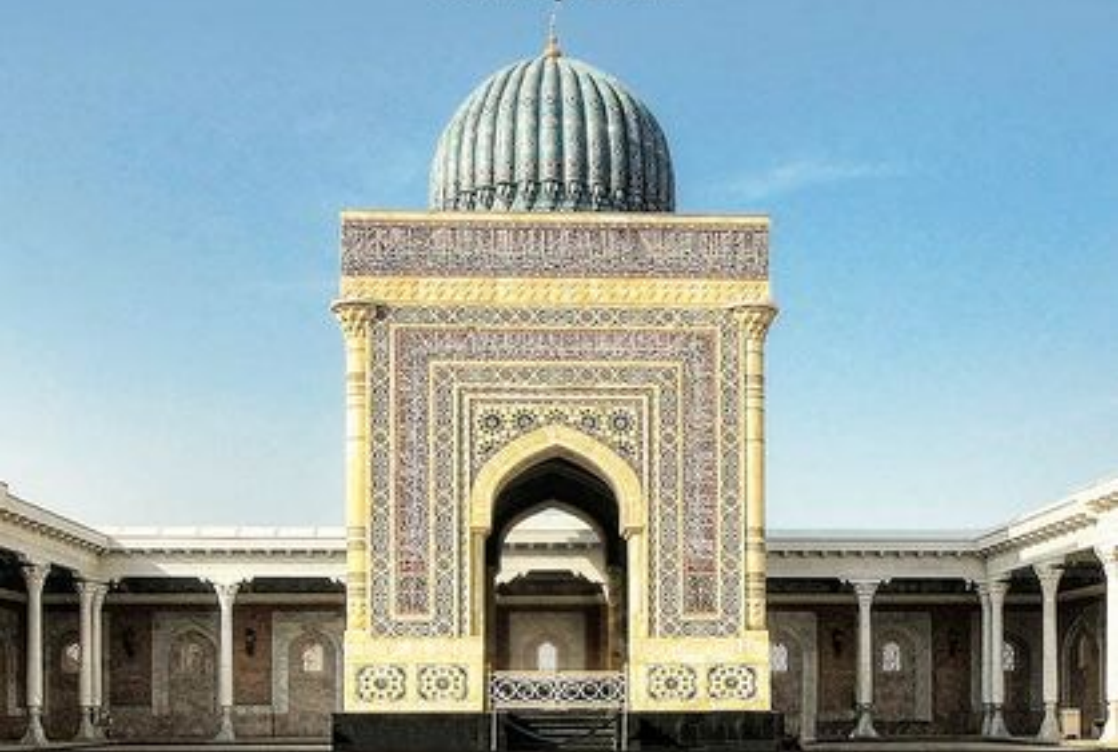


فیضانِ سیدنا امام بخاری

31-May-2019



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھر بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
 اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
 اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
 اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

دُرودِ پاک کی فضیلت

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتِكُمْ تَبْلُغُنِيْ

یعنی تم جہاں بھی رہو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

(معجم کبیر، ۳/۸۲، رقم: ۲۷۲۹)

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

پساری پیاری اسلامی بہنو! آئیے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ”نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ“ مُسْلِمَانِ كِي

نِيَّتِ اُس كے عمل سے بہتر ہے۔ (الْفَعْمُ الْكَبِيْرُ لِلطَّبْرَانِي، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۳۲)

مدنی پھول: بیان میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علم دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سمرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دکھاؤ وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلٹھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوْا اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلِّ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پساری پیاری اسلامی بہنو! مُحَدِّثِیْنِ کرام رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْنِ وہ مُقَدَّس ہستیاں ہیں جن کی شان و عظمت اور مقام و مرتبہ بہت ہی بلند و بالا ہے، ان حضرات نے عَشْقِ رسول کے جذبے سے سرشار ہو کر اپنی ساری زندگی حدیث پاک کی تَرْوِج و اِشَاعَت (Propagation) میں گزار دی۔ ان بزرگ ہستیوں میں جو مقام و مرتبہ حضرت سَیِّدُنَا امام بخاری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ کو نصیب ہوا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ چونکہ سَوَالُ الْبُکْرَم کے مبارک مہینے میں آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ کی پیدائش ہوئی تھی اور اسی مہینے میں آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ کا عرس مبارک بھی ہے۔ لہذا اسی مناسبت سے آج ہم مشہور مُحَدِّث حضرت سیدنا امام بخاری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ کا مُخْتَصَر تعارف اور آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ کی پاکیزہ سیرت کے مُخْتَلَف پہلوؤں کے بارے میں سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ آئیے پہلے حضرت سیدنا امام بخاری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ کے ذوقِ عبادت پر مُشْتَبِل ایک ایمان افروز واقعہ سن کر اپنے اندر ذوقِ عبادت کو بیدار کرنے کی کوشش کرتی ہیں، چنانچہ

امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ كاذوقِ عبادت

ایک مرتبہ مشہور مُحَدِّث حضرت سَیِّدُنَا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے بعض شاگردوں نے دعوت دی تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ تشریف لے گئے، جب نمازِ ظہر کا وقت ہوا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے نماز پڑھی، پھر نوافل شروع فرمادیئے، جب فارغ ہوئے تو قمیص کا ایک کنارہ اٹھاتے ہوئے کسی سے کہا: دیکھو! میری قمیص کے اندر کیا چیز ہے؟ دیکھا تو ایک زہریلا کیرا تھا جس نے سولہ (16) یا سترہ (17) مقامات پر ڈنک مارا تھا، جس کے سبب آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا حنم مبارک سُوج چکا تھا۔ لوگوں نے کہا: جب اس نے پہلا ڈنک مارا تھا تو آپ اُسی وقت نماز سے باہر کیوں نہ ہوئے؟ فرمایا: میں نے ایک سُورت شروع کر رکھی تھی، دل نے چاہا کہ وہ پوری ہو جائے (تو پھر سلام پھیروں گا)۔ (تاریخ بغداد، ۱۳/۲)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّد

پساری پیاری اسلامی بہنو! آئیے! مُحَدِّث کی تعریف سنتی ہیں، چنانچہ

مُحَدِّث کی تعریف

جو احادیثِ نبوی میں مصروف و مشغول ہو اُسے مُحَدِّث کہا جاتا ہے۔

(نزہة النظر فی توضیح نخبة الفکر، ص ۴۱)

ولادت و سلسلہ نسب

مشہور مُحَدِّث حضرت سَیِّدُنَا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی ولادت مشہور شہر بخارا میں 13 شَوَّال 194 ہجری) بروز جمعہ بعد نمازِ عَصْرِ ہوئی۔ حضرت سَیِّدُنَا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا نام محمد اور کُنیت ابُو عَبْدُ اللهِ ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا سلسلہ نسب یہ ہے: محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مُعْبِرَة۔ حضرت سَیِّدُنَا امام

بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے پردادا مُغِيْرَةَ کھیتی باڑی کرنے والے اور غیر خدا کی عبادت کرنے والے تھے لیکن بعد میں حاکم بخارا ”یَمَانِ جَمْعِي“ کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ حضرت سَيِّدُنَا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے تقریباً باسٹھ (62) سال کی عُمر پائی اور (کیم سْوَال) 256 ہجری بروز ہفتہ عِيْدُ الْفِطْرِ کی رات بیماری کی حالت میں وصالِ ظاہری فرمایا۔ (اشعة اللمعات، 9/1-13 ملتقطاً) (ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، 1/55-56 ملتقطاً)

القباب

أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْحَدِيْثِ، حَافِظُ الْحَدِيْثِ، مُحَدِّثٌ، مُفْتِيٌّ، حَبِيْبُ الْإِسْلَامِ وَغَيْرِهِ آيِبٌ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے مشہور القباب ہیں۔

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے اساتذہ کی تعداد

(حضرت سَيِّدُنَا) امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے اساتذہ کرام کی تعداد ایک ہزار اسی (1080) ہے۔ (زہبہ

القاری، 1/119)

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے شاگردوں کی تعداد

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: (حضرت سَيِّدُنَا) امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے انتقال فرمایا (تو) نوے ہزار (90,000) شاگردِ مُحَدِّث (علمِ حدیث کے جاننے والے) چھوڑے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 238)

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے والدِ مُحْتَرَمِ كَامُحْتَصِمِ تَعَارُفِ

حضرت سَيِّدُنَا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے والدِ ماجدِ زَبْرَدَسْتِ عالمِ دین تھے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے اُستاز حضرت سَيِّدُنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ مَبَارَكِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی صحبت میں رہتے

تھے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ روایت فرمانے والے اور عِلْمِ حَدِيث کے جاننے والے تھے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ حضرت سَيِّدُنَا عَبْدُ اللهِ بن مبارک، حضرت سَيِّدُنَا امام مالک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا، ان کے شاگردوں اور اُس زمانے کے عِلْمِ حَدِيث جاننے والوں سے روایت کرتے تھے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی دعائیں بہت زیادہ مقبول ہوتی تھیں، ایسے کہ بارگاہِ الہی میں عَرْض کرتے کہ میری سب دعائیں دنیا ہی میں نہ قبول کر لے کچھ آخرت کے لئے رہنے دے، حلال کھانے کے ایسے پابند تھے کہ حرام تو حرام مشکوک چیزوں سے بھی بچتے تھے، حتیٰ کہ وصالِ ظاہری کے وقت فرمایا: میرے پاس جتنا بھی مال ہے اُس میں ایک ذرہ بھی شک و شبہ والا نہیں ہے۔ (نزہۃ القاری ۱/۱۰۷، ملخصاً) (ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۵۵)

امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی بینائی لوٹ آئی

حضرت سَيِّدُنَا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ابھی چھوٹی عمر کے تھے کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے والد ماجد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا انتقال ہو گیا اور پھر پرورش کی تمام تر ذمہ داریاں آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی والدہ ماجدہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے سنبھالیں۔ بچپن شریف میں حضرت سَيِّدُنَا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی آنکھوں کی روشنی جاتی رہی۔ والدہ ماجدہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس صدمے سے روتی رہتیں اور گڑ گڑا کر دعا مانگا کرتیں۔ ایک رات سوتے میں قسمت کا ستارہ چمک اٹھا، دل کی آنکھیں گھل گئیں، خواب میں دیکھا کہ حضرت سَيِّدُنَا ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ ”آپ اپنے بیٹے کی آنکھوں کی روشنی کی واپسی کیلئے دعائیں مانگتی رہی ہیں۔ مبارک ہو کہ آپ کی دعا قبول ہو چکی ہے، اللہ پاک نے آپ کے بیٹے کی آنکھوں کی روشنی بحال فرمادی ہے۔“ جب صُبح ہوئی تو دیکھا کہ حضرت سَيِّدُنَا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی آنکھیں (Eyes) روشن ہو چکی تھیں۔ (تفہیم البخاری، ۱/۴ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلِّ اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدًا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اللہ کریم نے ماں کی دُعا میں کیسی تاثیر رکھی ہے کہ ماں جب اپنی اولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو رب کریم اُس کے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھتا اور اولاد کے حق میں اُس کی دُعا قبول فرماتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ماں وہ مہربان ہستی ہے جو اولاد کے لئے رو رو کر دُعا لیتی ہے، ماں کی دُعا جنت میں لے جاتی ہے، ماں کی دُعا رب کریم کا فرمانبردار بناتی ہے، ماں کی دُعا بُرائیوں سے بچاتی ہے، ماں کی دُعا اولاد کو مقامِ ولایت تک پہنچا دیتی ہے، ماں کی دُعا اولاد کی قسمت سنواری دیتی ہے، ماں کی دُعا اولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے، ماں کی دُعا کامیابیاں دلاتی ہے، ماں کی دُعا رحمت اترنے کا سبب ہے، ماں کی دُعا گناہوں کی مُعافی کا ذریعہ ہے، ماں کی دُعا کی بَرَکات سے رب کریم اولاد سے مصیبتوں اور آزمائشوں کو ٹال دیتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں اپنی ماں کی خدمت کرنے، ان کی فرمانبرداری کرنے، انہیں راضی رکھنے اور ان سے دُعائیں لینے والے کام کرنے کی توفیق و سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلِّ اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلِّ اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدًا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم مُحَرَّرِیْنِ کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی سیرت مبارکہ کا جائزہ لیں تو ان کی پاکیزہ سیرت میں ہمیں یہ مدنی پھول جگمگاتا ہوا دکھائی دے گا کہ ان حضرات نے عِلْمِ حدیث حاصل کرنے اور احادیثِ رسول کا فیضان عام کرنے کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا، حتیٰ کہ اس راہ میں اپنے گھر بار کو خیر آباد کہہ کر دُور دراز ملکوں اور شہروں کا سفر طے کر کے علمِ حدیث حاصل کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حضرت سَیِّدُنَا امام بُخَارِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِ چونکہ یادگارِ اسلاف تھے، لہذا آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِ نے مُحَرَّرِیْنِ کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے نَقْشِ قَدَمِ پر چلتے ہوئے اسی مقصد کی خاطر اپنا

وطن چھوڑا، دُور دراز شہروں کا سفر اختیار فرمایا اور انتہائی کم عمر میں ہی میدانِ حدیث میں اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا۔ آئیے! حضرت سیدنا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے شوقِ علم کی چند جھلکیاں ملاحظہ

کیجئے، چنانچہ
زمانہ تعلیم

حضرت سیدنا مُحَمَّد بن اسماعیل بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ جب دس (10) سال کے ہوئے تو ابتدائی اور ضروری تعلیم حاصل کر چکے تھے، اللہ پاک نے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے دل میں علمِ حدیث حاصل کرنے کا شوق پیدا کیا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے ”بخارا“ میں (علمِ حدیث حاصل کرنے کے لئے ایک مدرسے میں) داخلہ لے لیا، علمِ حدیث انتہائی محنت سے حاصل کیا، سولہ (16) سال کی عمر میں حضرت سیدنا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اپنے بڑے بھائی اور والدہ کے ساتھ حج کرنے کے لئے مکہ مدینے میں حاضر ہوئے، والدہ اور بھائی توجج سے فارغ ہونے کے بعد واپسی وطن آگئے مگر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ مزید علم حاصل کرنے کے لئے وہیں رہے اور اٹھارہ (18) سال کی عمر میں آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے وہیں پر ہی ایک کتاب⁽¹⁾ تصنیف فرمائی۔ (ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۵۶/۱ ملخصاً) (تذکرۃ الحدیثین، ص ۷۲ الملخصاً)

حُصولِ عِلْمِ کے لئے سفر

حضرت سیدنا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے چھ (6) سال حجازِ مُقَدَّس (یعنی عرب شریف کا وہ حصہ جس میں مکہ پاک، مدینہ پاک اور طائف کے علاقے شامل ہیں) میں رہ کر خوب علمِ دین حاصل کیا۔ علمِ دین حاصل کرنے کے لئے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے کئی سفر اختیار فرمائے، 2 مرتبہ شام، مصر اور جزیرہ، 4 مرتبہ بصرہ اور کئی

دفعہ (عراق کے شہر) کوفہ اور بغداد بھی تشریف لے گئے۔ (سیر اعلام النبلاء، ابو عبد اللہ البخاری... الخ، نکر حفظہ۔۔ الخ، ۱۰/۲۸۵ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلَی مُحَمَّد

پساری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک اپنے بندوں کو جن نعمتوں سے نوازتا ہے، اُن میں سے ایک ”یاد رکھنے والی قُوّت“ کی نعمت بھی ہے۔ جس کے ذریعے انسان دنیا بھر کی معلومات کو اپنے دماغ کی میموری (Memory) میں آسانی سے محفوظ کر لینے پر قدرت پالیتا ہے اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حضرت سَیِّدُنَا اِمَامِ بُخَارِی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِہ کا شمار بھی اُنہی خوش نصیبوں میں ہوتا ہے، جنہیں اللہ پاک نے یاد رکھنے والی قُوّت کی نعمت سے سرفراز فرمایا تھا، آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِہ نے بارگاہِ الہی سے ملنے والی اس شاندار نعمت اور بے مثال ذہانت کے ذریعے ہزاروں احادیثِ مبارکہ کو اپنے دل و دماغ میں محفوظ کر لیا تھا۔ آئیے! حضرت سَیِّدُنَا اِمَامِ بُخَارِی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِہ کی یاد رکھنے والی قُوّت کی چند دلنشین جھلکیاں سنتی ہیں، چنانچہ

ایک ہزار احادیثِ زبانی بیان فرمادیں

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنَا اِمَامِ بُخَارِی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِہ (خراسان کے ایک مشہور شہر) بَدِخ تشریف لے گئے، لوگوں نے آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِہ سے حدیث سنانے کی فرمائش کی تو آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِہ نے ایک ہزار (1000) احادیثِ مبارکہ زبانی بیان فرمادیں۔ (سیر اعلام النبلاء، ابو عبد اللہ البخاری۔۔ الخ، ۱۰/۲۸۹)

16 دن میں 15 ہزار احادیث

حضرت سَیِّدُنَا مُحَمَّد بن اَبِی حَاتِم اور حضرت سَیِّدُنَا حَاشِد بن اِسْمَاعِیل رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِہما بیان کرتے ہیں:

حضرت سیدنا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ چھوٹی عمر میں ہمارے ساتھ حدیث کے لئے شہر بصرہ کے علمائے کرام کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، حضرت سیدنا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے علاوہ ہم تمام ساتھی احادیث کو محفوظ کرنے کے لئے تحریر کر لیتے تھے، سولہ دن (Sixteen Days) گزر جانے کے بعد ایک روز ہم نے حضرت سیدنا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو ڈانٹا کہ تم نے احادیث محفوظ نہ کر کے اتنے دنوں کی محنت ضائع کر دی۔ یہ سُن کر حضرت سیدنا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے ہم سے کہا: اچھا تم اپنے تحریری صفحات لے آؤ، چنانچہ ہم اپنے صفحات لے آئے، حضرت سیدنا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے احادیث سنائی شروع کر دیں، یہاں تک کہ انہوں نے پندرہ ہزار (15000) سے زیادہ احادیث بیان کر ڈالیں، جنہیں سُن کر ہمیں یوں گمان ہوتا تھا کہ گویا ہمیں یہ روایات حضرت سیدنا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے ہی لکھوائی ہیں۔ (ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۵۹)

ستر ہزار حدیثوں کے حافظ

ایک مرتبہ حضرت سیدنا سلیمان بن مجاہد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ حضرت سیدنا محمد بن سلام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت سیدنا محمد بن سلام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے حضرت سیدنا سلیمان بن مجاہد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے فرمایا: اگر آپ کچھ دیر پہلے آجاتے تو میں آپ کو وہ بچہ دکھاتا جس کو ستر ہزار (70,000) حدیثیں یاد ہیں۔ یہ حیرت میں مُبْتَلَا کرنے والی بات سُن کر حضرت سیدنا سلیمان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے دل میں حضرت سیدنا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا، چنانچہ حضرت سیدنا محمد بن سلام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی بارگاہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سیدنا سلیمان بن مجاہد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے حضرت سیدنا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو تلاش کرنا شروع کر دیا، جب (حضرت سیدنا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے) ملاقات ہوئی تو حضرت سیدنا سلیمان بن مجاہد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے ارشاد فرمایا: کیا ستر ہزار (70,000) احادیث کو یاد

کرنے والے آپ ہی ہیں؟ یہ سُن کر حضرت سَیِّدُنَا امام بُخَّارِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے عَرَض کی: جی ہاں! مجھے تو اس سے بھی زیادہ احادیث یاد ہیں اور جن صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ اور تابعین سے میں حدیثِ روایت کرتا ہوں اُن میں سے اکثر کی تاریخِ پیدائش، رہائش اور تاریخِ وصال کو بھی میں جانتا ہوں۔ (ارشاد الساری، ترجمۃ الامام البخاری، ۱/۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

سُبْحٰنَ اللهُ! آپ نے سُنا کہ حضرت سَیِّدُنَا امام بُخَّارِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا حافظہ کتنا شاندار تھا، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے بچپن ہی میں نہ صرف ستر ہزار (70,000) سے زائد احادیثِ کریمہ کو یاد فرمایا بلکہ اُن حدیثوں کو روایت کرنے والے اکثر بزرگوں کی تاریخِ پیدائش، رہائش اور تاریخِ وصال کو بھی یاد کر لیا، بلاشبہ یہ اللہ پاک کے خاص فَضْل و احسان اور نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے خصوصی فیضان کا کمال تھا کہ لوگ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی یاد رکھنے والی قُوَّت کی تعریف کیا کرتے تھے، جبکہ آج ہمارے حافظے کمزور (Weak) ہوتے جا رہے ہیں، ہمیں تو گزرے ہوئے کل کی معمولی باتیں بھی یاد نہیں رہتیں، عیسوی مہینے اور اُن کی تاریخیں تو یاد رہتی ہیں مگر افسوس! مَدَنی یعنی چاند کے مہینوں اور اُن کی تاریخوں سے بے خَبر رہتی ہیں، چیزوں کے حساب کتاب میں اکثر پریشانی کا شکار ہو جاتی ہیں، نمازوں کی رُکعات کے بارے میں شُكُوک و شُبُهات میں مُبْتَلَا ہو جاتی ہیں کہ کتنی پڑھ لیں اور کتنی باقی رہ گئیں، کسی کتاب یا رسالے کو کئی بار پڑھ لینے کے باوجود بھی اُس کے مضامین یا مسائل ہمارے دل و دماغ میں محفوظ نہیں ہو پاتے۔ بہر حال اگر ہم اپنے حافظے کو مضبوط بنانا چاہتی ہیں، بھولنے کی بیماری سے نجات پانا چاہتی ہیں، حافظے کو مضبوط بنانے کے طریقے جانا چاہتی ہیں اور بھولنے کی بیماری پیدا کرنے والے اسباب کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتی ہیں تو اس کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”حافظہ کیسے مضبوط ہو؟“ کا مطالعہ

فرمائیے۔

حافظہ مضبوط کرنے کا آسان وظیفہ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْكَامِلِ وَعَلَىٰ آلِهِ كَمَا لَا نِهَآيَةَ لِكَتَابِكَ وَعَدَدَ كِتَابِهِ
 شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ اس دُرودِ پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کو
 نسیان یعنی بھول جانے کی بیماری ہو تو وہ مغرب اور عشاء کے درمیان اس دُرودِ پاک کو کثرت سے پڑھے، اِنْ شَاءَ
 اللَّهُ حافظہ قوی ہو جائے گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص ۱۶۹)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلِّ اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّد

پساری پیاری اسلامی بہنو! عموماً دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی اپنے کسی کارنامے کے سبب
 میں مشہور ہو جائے تو وہ اپنے آپ کو ”کچھ سمجھنے لگتی ہے، دوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے، اپنے
 کام کا ج اپنے ہاتھوں سے کرنے میں شرم اور ذلت محسوس کرتی ہے، دُنوی حِرْص و لالچ اور مزید شہرت کا
 بُھوت اُس پر سوار ہو جاتا ہے اور وہ دُنوی لذات میں ڈوب کر فِکرِ آخرت سے غافل ہو جاتی ہے۔ لیکن
 قربان جائیے حضرت سیدنا امام بخاری رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ پر! لاکھوں حدیثیں یاد کر لینے کے باوجود غُرور و تکبر کو
 کبھی اپنے قریب بھی بھٹکنے نہ دیا، عاجزی و انکساری کا دامن تھامے رکھا، عملی طور پر سادگی اپنائی اور دوران
 طالبِ علمی سے ہی زہد و قناعت کو اختیار فرمایا، چنانچہ

امام بخاری رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کی عاجزی و انکساری

آپ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کے خصوصی شاگرد محمد بن حاتم و رَاق رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ
 حضرت سیدنا امام بخاری رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ بخارا کے قریب مسافروں کے ٹھہرنے کا مکان بنا رہے تھے، خدمت

کرنے والے اور عقیدت مند حضرات بھی آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے ساتھ تھے مگر اس کے باوجود آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اپنے ہاتھوں سے اینٹیں اٹھا اٹھا کر دیوار میں لگا رہے تھے، میں نے آگے بڑھ کر کہا: آپ رہنے دیجئے یہ اینٹیں میں لگا دیتا ہوں، ارشاد فرمایا: قیامت کے دن یہ عمل مجھے فائدہ دے گا۔

(ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۶۵)

سُوکھی روٹی تناول فرماتے

حضرت سیدنا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے طلبِ علم کے دوران بسا اوقات سُوکھی گھاس کھا کر بھی وقت گزارا، کبھی کبھار ایک دن میں عام طور پر صُرف دو یا تین بادام کھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بیمار پڑ گئے، حکیموں نے بتلایا کہ سُوکھی روٹی کھا کھا کر ان کی آنتریاں سُوکھ چکی ہیں، اُس وقت آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے بتایا کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه 40 سال (Forty Years) سے خُشک روٹی کھا رہے ہیں اور اس عرصے میں سالن کو بالکل بھی ہاتھ نہیں لگایا۔ (تذکرۃ الحدیث، ص ۱۸۲)

پساری پیاری اسلامی بہنوں! آپ نے سنا کہ اللہ والوں میں علمِ دین حاصل کرنے کا کیسا زبردست مدنی جذبہ ہو کر تاتھا جو سالن کے بغیر سُوکھی روٹی کھا کر بھی انتہائی ذوق و شوق کے ساتھ علمِ دین سیکھنے میں مشغول رہا کرتے تھے، جبکہ آج ہمارا معاشرہ دُنویٰ علوم و فنون کی ڈگریوں اور مال جمع کرنے کی خاطر دن رات مصروفِ عمل دکھائی دیتا ہے، مگر دینی مدارس و جامعات میں بہترین اور مفت سہولیات کے باوجود پڑھنے والوں کی تعداد انتہائی کم نظر آتی ہے اور حال یہ ہے کہ بہت سے لوگ شریعت کے بنیادی فرائض و واجبات سے غافل نظر آتے ہیں، علمِ دین سیکھنا صُرف کسی ایک خاص گروہ کا کام نہیں بلکہ اپنی ضرورت کے مطابق علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج مسلمانوں

کی ایک بڑی تعدادِ علمِ دین سے دُور نظر آتی ہے۔ نمازیوں کو دیکھیں تو چالیس (40) چالیس (40) سال نماز پڑھنے کے باوجود حال یہ ہے کہ کسی کو وضو کرنا نہیں آتا تو کسی کو غُسل کا طریقہ معلوم نہیں، کوئی نماز کے فرائض کو صحیح طریقے سے ادا نہیں کرتا تو کوئی واجبات نہیں جانتا، کسی کی قراءت دُرُست نہیں تو کسی کا سجدہ غلط ہے۔ یہی حال دیگر عبادات کا ہے خصوصاً جن لوگوں نے حج کیا ہو ان کو معلوم ہے کہ حج میں کس قدر غلطیاں کی جاتی ہیں! ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہوتی ہے جو یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ بس حج کے لئے چلے جاؤ جو کچھ لوگ کر رہے ہوں گے وہی ہم بھی کر لیں گے۔ جب عبادات کا یہ حال ہے تو دیگر فَرَضِ عُلُوم کا حال کیا ہوگا؟ یُونہی حَسَد، بُغْض، کِیْنہ، تَکْبُر، غِیْبَت، چُغْلی، بُہتان اور نہ جانے کتنے ایسے اُمور ہیں جن کے بارے میں جاننا فَرَض ہے لیکن ایک تعداد کو ان کی تعریفیں بلکہ ان کی فَرَضِیَّت تک کا علم نہیں ہوتا۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کا گناہ ہونا عموماً لوگوں کو معلوم ہوتا ہے اور وہ چیزیں جن کے بارے میں بالکل بے خَبر ہیں جیسے مَدْرَسہ اور دیگر بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں لوگوں کو یہ تک معلوم نہیں کہ ان کے کچھ مسائل بھی ہیں، بس ہر طرف ایک عجیب سی کیفیت ہے، ایسی صورت میں ہمیں چاہیے کہ خود بھی علمِ دین سیکھیں اور دوسروں کو بھی علمِ دین سیکھنے کی ترغیب دلائیں۔ اگر تمام والدین اپنی اولاد کو، تمام معاملات اپنی طالبات کو علمِ دین کی طرف لگا دیں تو کچھ ہی عرصے میں ہر طرف علمِ دین کا دُور دورہ ہو جائے گا اور لوگوں کے معاملات خود بخود شریعت کے مطابق ہوتے جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلِّ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

احادیثِ مبارکہ کی تعظیم

پساری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حضرت سَیِّدُنَا امام بخاری رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِہ کا شُمار

باکمال ہستیوں میں ہوتا ہے جو ادب و تعظیم کے پیکر اور سچے عاشقِ رسول تھے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے ادب و تعظیم کا دامن تھام کر عشقِ مُصْطَفٰے کے گہرے سَمُنْدَر میں ڈوب کر لاکھوں احادیثِ کریمہ میں سے ”صحیح بخاری“ کی صورت میں صحیح ترین احادیثِ مبارکہ کا قیمتی خزانہ جمع کر کے اُمتِ سرکار کو عطا فرمایا۔ آئیے! اس مبارک کتاب کی شان و عظمت سُنئے اور جھومئے، چنانچہ

امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا حدیث لکھنے کا انداز

حضرت سَیِّدُنَا امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے ”صحیح بخاری“ میں تقریباً چھ ہزار (6000) احادیثِ ذِکْر کی ہیں، ہر حدیث کو لکھنے سے پہلے غُسل کرتا، دو رکعت نفل نماز ادا کرتا اور استخارہ کرتا۔ جب کسی حدیث کی صِحَّت پر دل جمتا تو اُسے کتاب میں شامل کر لیتا۔ (هدی الساری، مقدمہ، 1/ 10) (نزہۃ القاری، ص 130)

چھ لاکھ حدیثوں کے حافظ

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: مجھے چھ لاکھ حدیثیں یاد ہیں، جن میں سے چن چن کر سولہ (16) سال میں، میں نے اس جامع (بخاری) کو لکھا ہے، میں نے اسے اپنے اور اللہ پاک کے درمیان دلیل بنایا ہے۔ (مقدمہ فتح الباری، ص 10) میں نے اپنی اس کتاب میں صرف صحیح احادیث داخل کی ہیں اور جن حدیثوں کو میں نے اس خیال سے کہ کتاب بہت لمبی نہ ہو جائے چھوڑ دیا وہ اس سے بہت زیادہ ہیں۔

(نزہۃ القاری، ص 130)

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے دیگر بھی کئی کتابیں⁽¹⁾ لکھی ہیں مگر صحیح بخاری شریف حضرت سَیِّدُنَا امام

بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا وہ عظیم کارنامہ ہے جس نے نہ صرف عوام و خواص میں مقبولیت کی معراج چائی بلکہ بارگاہ رسالت سے بھی اسے مقبولیت کا اعزاز عطا ہوا، یوں کہ رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اسے اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے ”میری کتاب“ فرمایا، چنانچہ

بارگاہ رسالت میں صحیح بخاری شریف کی مقبولیت

حضرت سیدنا امام ابو زید رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ نئے شریف میں مقام ابراہیم اور حَجْرِ اسود کے درمیان سو رہا تھا کہ میرا نصیب جاگا اور خواب دیکھا کہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرما رہے ہیں: اے ابو زید! کتاب شافعی کا درس کب تک دو گے، ہماری کتاب کا درس کیوں نہیں دیتے؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسولَ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میری جان آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) پر قربان! آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی کتاب کونسی ہے؟ ہم نے فرمایا: آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جامع محمد بن اسماعیل یعنی امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی کتاب ”بخاری شریف“۔ (بستان الحدیثین، ص ۲۵۵ طبعاً)

پساری پساری اسلامی بہنو! غور فرمائیے! جس کتاب کو رسول پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پسند فرمائیں اور اُسے اپنی طرف منسوب فرمائیں تو اندازہ لگائیے کہ اُسے پڑھنے، سُننے اور اُس کا ختم کرنے والیوں کو اس کی کیسی کیسی برکتیں نصیب ہوں گی۔ آئیے! ترغیب کے لئے ختم بخاری کی چند برکتیں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

ختم بخاری کے فوائد

(بعض) عارفین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ آجَمَعِينَ سے منقول ہے: اگر کسی مشکل میں صحیح بخاری کو پڑھا جائے تو وہ

مشکل حل ہو جاتی ہے اور جس کشتی (Boat) میں صحیح بخاری ہو وہ عَزَق نہیں ہوتی۔ حافظ ابن کثیر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: خشک سالی میں ”صحیح بخاری“ پڑھنے سے بارش ہو جاتی ہے۔ (تذکرۃ المحدثین، ص ۱۹۸)

مشہور مُحَدِّث حضرت سَيِّدُنا شیخ عبدُ العزیز مُحَدِّثِ دِهْلَوِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: سختی کے وقت، دشمن کے خوف، مَرَض کی سختی اور دیگر بلاؤں میں اس کتاب کا پڑھنا علاج کا کام دیتا ہے، اکثر اس کا تجرِبہ ہو چکا ہے۔ (بستان المحدثین، ص ۲۷۲ خلاصاً) حکیمُ الأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: بعدِ قرآن شریف صحیح تر کتاب بخاری شریف مانی گئی ہے، مصیبتوں میں ختم بخاری کیا جاتا ہے، جس کی بَرَکَت اور اللہ پاک کے فَضْل سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔ (مرآة المناجیح، ۱/۱۱۱ خلاصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَمَضَانَ الْمُبَارَك کے بعد سَوَالِ الْمُبَكَّرَم کی آمد آمد ہے۔ خوش نصیب مسلمان اس مہینے میں اہتمام کے ساتھ عِنْدَ الْفِطْرِ کے بعد 6 روزے رکھنے کی سعادت حاصل کرتے اور اس کی برکتیں پاتے ہیں۔ آئیے! ہم بھی شَشْ عید کے روزوں کے فضائل سنتی ہیں تاکہ ہمیں بھی یہ روزے رکھنے اور ان کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کی سعادت نصیب ہو، چنانچہ

شَشْ عید کے روزوں کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضَانَ کے روزے رکھے پھر چھ (6) دن سَوَال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فیمن صام... الخ، ۳/۲۲۵، حدیث: ۵۱۰۲)

2. ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضَانَ کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ (6) سَوَال میں رکھے۔ تو ایسا ہے

جیسے عمر بھر کا روزہ رکھا۔ (مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم... الخ، ص ۵۹۲، حدیث: ۲۷۵۸)

3. ارشاد فرمایا: جس نے عید الفطر کے بعد (سؤال میں) چھ (6) روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس (10) ملیں گی۔ (ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب الصیام ستہ ایام... الخ، ۳۳۳/۲، حدیث: ۱۷۱۵)

خَلِيلِ مَلَّتْ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد مسلسل رکھے جائیں تب بھی حَرَج نہیں اور بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں دو (2) روزے اور عید الفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب (Suitable) معلوم ہوتا ہے۔ (سنی بہشتی زیور، ص ۳۷۷ (مختصاً) الْغُرُضُ عِيدُ الْفِطْرِ کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شش عید کے روزے رکھ سکتی ہیں۔

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّ اللهُ عَلَي مُحَمَّدٍ

حدیث پاک کے بارے میں مدنی پھول

پساری پساری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند مدنی پھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ شہنشاہِ نبوت، مُصْطَفَا جَانِ رَحْمَتِ صَلَّ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جَنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جَنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ آئیے! حدیث پاک کے بارے میں چند مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفَا صَلَّ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو شخص دینی معاملات کے بارے میں چالیس (40) حدیثیں یاد کر کے میری اُمّت تک پہنچا دے گا اللہ پاک (قیامت کے دن) اُس کو اِس شان کے ساتھ اُٹھائے گا کہ وہ فقیہ ہو گا، میں قیامت کے دن اُس کی

شفاعت کروں گا اور اُس کے لئے گواہی دوں گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب العلم، الفصل الثالث، ۶۸/۱، حدیث: ۲۵۸) (2) فرمایا: اللہ پاک اُس کو تروتازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔ (ترمذی، ۲۹۸/۲، حدیث: ۲۶۶۵) ☆ اسلام میں کلامُ اللہ (یعنی قرآن کریم) کے بعد کلامِ رسولِ اللہ (یعنی احادیثِ مبارکہ) کا درجہ ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۱) ☆ ہر انسان پر حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی اطاعت فرض ہے اور یہ اطاعت بغیر حدیث و سنت جانے ناممکن ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۹/۱) ☆ احادیث سے انکار کے بعد قرآن پر ایمان کا دعویٰ باطل محض ہے۔ (نزہۃ القاری، ۱/۳۶) ☆ جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ واقعی حدیث مبارکہ ہے، اُس وقت تک بیان نہ کریں۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، ۲/۴۵۱) ☆ آقا عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمان ہے: جب تک تمہیں یقینی علم نہ ہو میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے بچو، جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا اُسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔ (ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ، باب ماجاء فی الذی۔۔ الخ، ۴/۴۳۹، حدیث: ۲۹۶۰)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِیْبِ!